Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۹ رجب ۱۴۱۲ھ، ۱۶ صلح ۱۳۷۱ہش، ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳

روس جانے کا خیال رکھنے والے زبان کا فکر نہ کریں

"وہ لوگ جو اپنے آپ کو رُوس میں وقف کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ زبان کے تردّد میں نہ پڑیں۔ اگر وہ توفیق رکھتے ہیں کہ اپنے خرچ پر روس میں دو ہفتے یا مہینہ یا دو مہینے گزار سکیں تو وہ باقاعدہ تحریک کی معرفت یا براہِ راست مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ اور ہم ان کی راہنمائی کریں گے کہ کہاں جانا ہے اور کیا کیا اس علاقے کی ضروریات ہیں جنہیں ان کو پورا کرنا ہوگا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دنیا بھر کے احمدی فعّال محنت کے لئے کمربستہ ہو جائیں

قادیان دارالامان میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کا خلاصہ

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ قادیان میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا

اس جمعہ کے خطبہ کے لئے منبر (بیت الذکر) کی اندرونی محراب کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ جہاں حضور انور حسب معمول نمازیں پڑھاتے ہیں۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ آج یہ چوتھا جمعہ ہے جو مجھے احمدیت کے مستقل مرکز میں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کے فیوض کا تذکرہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ آج یہ جلسہ صرف ایک جگہ نہیں بلکہ دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں ممتد ہو چکا ہے۔ اور وہ جلسہ جو ۷۵ افراد سے شروع ہوا تھا دنیا کے بہت سے ممالک میں جلسوں میں حاضرین ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اور۔ وہ لنگر جس کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھی تھی اب دنیا کے بہت سے ممالک میں جاری ہو چکا ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ میں لوگ دُور دُور سے آکر شریک ہوئے۔ وہ جذباتی لحاظ سے بہت دولتیں سمیٹ کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کا تصور وہ لوگ نہیں کر سکتے جو جو شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن مَیں ان لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ جذباتی لذتیں عارضی ہیں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ دولتیں اور لذتیں اسی رنگ میں دائمی ہونگی کہ ان کا فیض آئندہ صدی تک جاری رہے۔ اور قربانیوں کے پھل آئندہ سو سال بعد بھی نظر آئیں۔ حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام سمجھ گئے ہونگے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ بعض مخلصین یہ سمجھنے لگے ہیں کہ قادیان واپسی کے اب سامان ہو چکے ہیں حالانکہ یہ جذباتی باتیں ہیں۔ حقیقت شناسی سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں۔

کیونکہ دنیا کی تاریخ میں جہاں بھی ہجرت کا ذکر ملتا ہے وہاں اس جگہ پر واپسی پیغام کی فتح کی صورت میں ہی ہوئی ہے۔ مذہب کی دنیا میں جغرافیائی فتح کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کہیں جغرافیائی فتح ہوئی ہے تو وہ بھی پیغام کی فتح کے ساتھ حقیقی بنی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ حقیقی فتح کیا ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے سورہ النصر کی آیات تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ اس سورہ میں یہ نظارہ پیش نہیں کیا گیا کہ غیر علاقہ میں فوج کشی کرکے اس میں دندناتے پھروگے بلکہ فرمایا فتح یہ ہے کہ تم دیکھوگے کہ لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہی وہ حقیقی اور دائمی فتح ہے جو خدا کے نزدیک معنے رکھتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا اگر دنیا کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ احمدیت کے دائمی مرکز میں واپسی ہو تو اس فتح کو مانگیں جو دین کی فتح ہوا کرتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کے لئے چیلنج ہے کہ وہ آئندہ فعّال محنت کے لئے تیار اور کمربستہ ہوں۔ تاکہ پاکستان میں اور دیگر دنیا میں احمدیت کا پیغام کثرت سے پھیلے اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں کیونکہ یہی وہ واپسی ہے جس کی اس طرح داغ بیل ڈالی جائے گی اور مرکز میں واپسی کی خوابوں کی تعبیر کا حق ادا ہوگا۔

آپ نے فرمایا اگرچہ تعبیر ظاہر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن تدبیر کو انتہا تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ قرآن کریم میں بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تقدیریں ٹل گئیں۔ انذار کی تقدیروں کے ٹلنے کی تو بے شمار مثالیں ہیں لیکن تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تبشیری تقدیریں بھی بدلی ہیں۔

حضور ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں ایک دفعہ پھر دنیا کی ساری جماعتوں کو متنبّہ کرتا ہوں۔ کہ وہ جھرجھری لے کر بیدار ہوں اور پیغام کی فتح کو حقیقت بنا دیں۔

آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں اس کے لئے صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ جیسی دنیا میں کوئی قوم نہیں۔ آپ دنیا کی ہر تکلیف کو برداشت کرکے توحید سے چمٹے ہوئے ہیں۔ آپ ایمان والوں کی وہ جماعت ہیں جن کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ وہ آپ کی کمزوریوں کو دُور فرمائے گا اور رو بہ اصلاح کرتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ آپ ابرار میں جا ملیں گے۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہ خوبیاں اور صلاحیتیں ہیں جو آپ میں موجود ہیں اور آپ ان سے آشنا تو ہیں لیکن ان کی اہمیت پوری طرح آپ کے دل میں اجاگر نہیں۔ آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں۔ آپ جاگیں گے تو دنیا جاگے گی۔ آپ دنیا کے دل ہیں۔ آپ کے ذریعہ دنیا کو سعادتیں نصیب ہونگی۔ پس اپنے مقام کو سمجھیں اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ پیغام کو پھیلانے پر کمربستہ ہوں۔

حضور ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ظاہری حیثیت اور بے بضاعتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن آپ کے لئے خدا کی تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ آپ قدم اٹھائیں گے تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کے قدم لے گی۔ کیونکہ جب خدا کے بندے کی تدبیر خدا کے ارادوں کے ساتھ چلنے لگے تو فاصلے تیزی سے کٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا نے اس کو ماضی میں ممکن بنایا تھا تو آج بھی ممکن بنائے گا۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے گی۔ ذمہ داری کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ ذمہ داری وہ ہے جس میں آپ کی لگن اور محبت شامل ہے۔ جس طرح ایک عاشق کا اپنے محبوب سے تعلق ہوتا ہے اسی طرح آپ کا اس

باقی صؔ پر

ولادت

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس (امریکہ) واقف زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام کرشن احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا پوتا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کا پڑپوتا اور حضرت سیّد داؤد احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے عزیز نومولود کو صحت و تندرستی والی عمر طویل عطا کرے اور نیک و خادم دین بنائے۔

ماہر امراض بچگان کی آمد

ماہر امراض بچگان محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ مورخہ ۲۳ جنوری بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ ۲۱ جنوری تک کسی روز صبح میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کرکے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ میں پہلے سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعوت الی اللہ کے بارے میں ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ کے بارے میں بعض نہایت ایمان افروز باتیں بیان فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ اور دیگر احمدی احباب کی ایمانی اور جذباتی کیفیت ایسے مراحل سے گزر رہی تھی جن کا صحیح بیان بھی مشکل ہے۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی سے محبت و شفقت کا سلوک فرمایا۔ اور احمدی احباب نے حضور کی زیارت سے اپنے دلوں کا سکون حاصل کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ صلح ۱۳۷۱ہش ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ء

منفی اور مثبت باتیں

خدا تعالیٰ سے ڈرنے اور اس سے محبت کرنے کا درحقیقت مطلب ایک ہی ہے۔ منفی باتوں سے ڈرنے کی ضرورت ہے اور مثبت باتوں میں محبت کی ضرورت ہے۔ یعنی ڈرا اس لئے جائے اور ان باتوں میں ڈرا جائے جو غلط ہیں اور بدی اور گناہ کے زمرے میں آسکتی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سے کوئی ایسی بات ہو جائے یا ایسا کام سرزد ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جائے۔ اور محبت مثبت باتوں کے سلسلہ میں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اس لئے ہر وہ بات کی جائے جو اس کی خوشنودی کا سبب ہو۔ اور جس کے کرنے سے وہ ہمیں اپنے اور زیادہ قریب کر لے۔ گویا دونوں طرح مقصود نیکی ہے۔ بُرائی سے بچ کر وہ نیکی کرے۔ اور جو انسان ایسا کرنا چاہے اسے اپنی ہر بات اور ہر فعل پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو جائے۔ ایسا ضرور کیا جائے۔ اسی سے انسان پاک اور صاف بنتا ہے۔ اور یہی اس کی زندگی کی غائت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔
"اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اس کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبّر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ اُدھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھُلے۔ اس کے بغیر نہ چلے۔ جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو اس کا کھانا پہننا، سونا پینا مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھا دے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو۔ پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے تو خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔"

حقیقت یہ ہے کہ منفی اور مثبت باتوں کا خیال رکھنا اور سب کچھ خدا کی رضا کے لئے کرنا۔ کچھ چھوڑا ہے تو خدا کے لئے۔ کچھ لیا ہے تو خدا کیلئے۔ یہ بات خدا کی محبت اور اس کے ڈر پر دلالت کرتی ہے اور جب تک گند دور نہ ہو اور صفائی کی نہ جائے انسان پاک صاف کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے فرمان کے تابع رہیں۔ اس کی ناراضگی سے بچیں اور اس کی پسندیدگی کو حاصل کریں۔

ناموسِ دین سے ہو ہر اک شخص ارجمند
ہو قول بھی بلیغ اور کردار بھی بلند
اللہ کے عیال کے ہوں دل سے خیر خواہ
پہنچے فلک پہ نیک تمنّاؤں کی کمند

ابوالاقبال

منظوم عربی کلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو)

وَ اِنَّ کِتَابَ اللّٰہِ بَحْرُ مَعَارِفٍ

(بلاشبہ قرآن مجید معرفت کا سمندر ہے)

اَمِنْ غَیْرِ مَنْبَعِ ھَدْیِہٖ نَطْلُبُ الْھُدٰی
وَکُلٌّ مِنَ الْفُرْقَانِ یُعْطٰی وَیُوْھَبُ

کیا ہم قرآن کریم کے چشمہ کے سوا کسی اور جگہ سے ہدایت طلب کریں درآنحالیکہ سب علم قرآن کریم سے دیا اور بخشا جاتا ہے۔

وَاِنَّ کِتَابَ اللّٰہِ بَحْرُ مَعَارِفٍ
وَ نَجِدَنَّ فِیْہِ عُیُوْنَ مَا نَسْتَعْذِبُ

بے شک خدا تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) معرفت کا سمندر ہے اور ہم اس میں شیریں چشمے پاتے ہیں

وَکَمْ مِنْ نِکَاتٍ مِثْلَ غَیْدٍ تَمَتَّعَتْ
بِھَا مُھْجَتِیْ مِنْ ھَدْیِ رَبِّیْ فَجَرَّبُوْا

اس میں کس قدر روشن اسرار ہیں جن سے میں نے اپنی روح کو اپنے رب کی ہدایت سے متمتع کیا ہے اور لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے

اِذَا مَا نَظَرْتُ اِلٰی ضِیَاءِ جَمَالِہٖ
فَاِذَا الْجَمَالُ عَلٰی سَنَا الْبَرْقِ یَغْلِبُ

جب میں نے قرآن کریم کے جمال کو دیکھا تو اس کے حُسن کو برق کی روشنی پر بھی غالب پایا

رَأَیْتُ بِنُوْرِ نُوْرِہٖ فَتَبَیَّنَتْ
عَلَیَّ حَقَائِقُہٗ فَفِیْھَا اُقَلَّبُ

میں نے نور کے ذریعہ قرآن کریم کے نور کو دیکھا اور مجھ پر حقائق ظاہر ہوئے اور میں انہی میں گھومتا پھرتا ہوں

یَصُدُّ عَنِ الطَّغْوٰی وَیَھْدِیْ اِلَی التُّقٰی
خَفِیْرٌ اِلٰی طُرُقِ السَّلَامَۃِ یَجْلِبُ

قرآن کریم نافرمانی سے روکتا اور تقویٰ کی ہدایت دیتا ہے وہ پناہ دینے والا ہے اور سلامتی کی راہوں کی طرف کھینچتا ہے

یَجُرُّ اِلَی الْعُلْیَا وَجَاءَ مِنَ الْعُلٰی
کَمَا ھُوَ اَمْرٌ ظَاھِرٌ لَیْسَ یُحْجَبُ

وہ بلندی کی طرف کھینچتا ہے اور خود بلندی کی طرف سے آیا ہے جیسا کہ یہ امر ظاہر و باہر ہے مخفی نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

طہارت قلب (د) پاکیزگی

انسان کو پاکیزگی اور طہارت قلب کس طرح میسر ہو سکتی ہے اور کون سے ذرائع ہیں کہ انسان بلوغت کو پہنچ کر گناہ کو اپنے سے دور رکھے اور نیکی حاصل کرے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں انسانی طبائع مختلف قسم کی ہیں۔ کوئی ادنیٰ ہے اور کوئی اعلیٰ۔ اس وجہ سے تمام فطرتوں کے لئے ایک قانون جاری نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ایک قسم کا علاج سب کے لئے مفید ہو سکتا ہے دنیا میں ہی دیکھا جائے۔ تو ایک ہی بیماری کا سب کے لئے ایک علاج مفید نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے نزلہ ہوتا ہے تو ایک بیمار ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ قہوہ پی لے تو دو گھنٹے میں اس کا نزلہ ہٹ جاتا ہے اور کوئی دہی میں میٹھا ملا کر پی لے تو اسی سے اس کا نزلہ جاتا رہتا ہے۔ مگر کئی انسان ایسے ہوتے ہیں کئی دن میں علاج کرانے کے بعد اچھے ہوتے ہیں۔ کئی ایسے ہوتے ہیں کہ حکیموں سے مشورہ لینے کی انہیں ضرورت پڑتی ہے اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی بیماری کے متعلق ڈاکٹروں کی عقلیں چکر میں آجاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ مختلف لوگوں کو مختلف قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور ان کو مختلف قسم کے علاج سے افاقہ ہوتا ہے۔

یہی حال دیگر امور میں بھی ہے اور چونکہ انسانی قوتوں کے تفاوت کا انکار کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علاج کے وقت لوگوں کے تفاوت اور استعدادوں کے اختلاف کو مدنظر رکھیں۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں گناہوں سے بچنے کا طریق بھی بیان کرتا ہوں۔

سب سے پہلے میں اس فطرت کو لیتا ہوں جو زنگ سے بالکل پاک ہوتی ہے اور جس میں طاقت ہوتی ہے کہ عقل سے کام لے سکے اور اعمال کو جاری رکھ سکے

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دین حق میں پاکیزگی اسکا نام نہیں کہ زبان پر اچھی باتیں ہوں یا اعمال اچھے ہوں بلکہ دین حق میں اصل دل کی پاکیزگی ہے۔ جو انسان دل کا پاک نہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک پاک نہیں ہے ایک شخص قطعاً کوئی گناہ نہ کرے مگر اس کے دل میں گناہ اور برائی سے الفت ہو اور گناہ کے ذکر میں اسے لذت محسوس ہو تو وہ نیک اور پاک نہیں کہلا سکے گا۔ جب تک اس کے دل میں بھی یہ بات نہ ہو کر گناہ میں ملوث نہ ہو۔ اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آتا ہے۔ مگر گالی نہیں دیتے لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہ کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس دین حق میں پاکیزگی دل کی ہے اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے (—) کہ جو دل کی حالت ہو وہ محاسبہ کے نیچے آتی ہے خواہ تم دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرمادیا کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں اصلی چیز دلی حالت ہے خدا تعالیٰ اسی کا محاسبہ کرے گا۔ فرماتا ہے تم دلی حالت کو ظاہر کرو یا نہ چھپاؤ۔ یعنی تم اعمال گندے نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے۔ تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (—) کہ سب اعمال بجا لاؤ مگر نفس کو پاک کرو کیونکہ جس کے قلب میں برائی ہو گی۔ وہ پکڑا جائے گا۔

یہ بات سمجھانے کے بعد کہ اصل نیکی دل کی پاکیزگی ہے اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جس فطرت پر زنگ نہ ہو اس کے لئے گناہوں سے بچنے کے تین علاج ہیں۔

۱۔ یہ کہ اسے بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔ خواہ دل ایک شخص کو کہتا ہو کہ نیکی کرو۔ لیکن اگر نیکی کا پتہ ہی نہ ہو تو کیا کرے گا اسی طرح دل خواہ اسے برائی سے باز رہنے کی تحریک کرتا ہو لیکن اسے یہ علم ہی نہ ہو کہ فلاں فعل کا ارتکاب برائی ہے تو اس سے کس طرح بچ سکے گا۔ پس ضروری ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ خالی کسی فعل کے کرنے یا کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کی استعداد کافی نہیں ہوتی مثلاً کسی شخص کی خواہش ہو کہ وہ اپنے دوست کو خوش کرے مگر وہ دوست بتاتا نہیں کہ کس طرح خوش ہو سکتا ہے۔ تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔

۲۔ اسے معلوم ہو کہ بدیوں سے اجتناب اور نیکیوں پر عمل کرنے کے مواقع کیا کیا ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ نوکر کو کہیں، فلاں اسباب اٹھا کر اندر رکھ دو۔ نوکر رکھنے کے لئے مستعد ہو اور ہم نے اسے کہہ دیا کہ رکھ دو، لیکن اگر اسے یہ پتہ نہیں کہ کہاں کہاں رکھنا ہے تو میز کی جگہ کرسی اور کرسی کی جگہ میز رکھ دے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہو سکتا ہے جسے نیکیوں کے کرنے اور بدیوں سے بچنے کے مواقع کا علم نہ ہو پس مواقع کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

۳۔ یہ معلوم ہو کہ کون سی بدیاں میرے اندر ہیں جنہیں میں نے دور کرنا ہے۔ جب تک اس بات کا علم نہ ہو۔ وہ اپنا علاج کس طرح کرا سکتا ہے۔ پس روحانی علاج کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ میرے اندر کیا کیا بدیاں ہیں۔ اور کون کون سی نیکی کی کمی ہے۔ تا کہ بدیوں سے بچوں اور نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ اگر ایک شخص کے قلب میں زنگ اور تاریکی اور رکاوٹ نہیں ہے تو اوپر کی باتیں معلوم ہونے پر وہ نیک ہو جائے گا۔ جب تک اپنی کمزوریوں کا علم نہ ہو کوئی انسان علاج نہیں کر سکتا۔ اور اگر معلوم ہو جائے تو نہایت آسانی سے علاج کر سکتا ہے۔

اب میں ان تینوں باتوں کی موٹی موٹی تشریح بیان کرتا ہوں۔ اول میں بدیوں اور نیکیوں کے علم کو لیتا ہوں میں نے دیکھا ہے بہت لوگ ایسے موجود ہیں کہ ان میں استعداد ہے کہ نیک ہو جائیں مگر انہیں بدیوں اور نیکیوں کا پتہ نہیں ہوتا۔ کئی لوگ مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی۔ کہتے ہیں کیا ہم میں (۱) فسق و فجور ہے (۲) ظلم ہے (۳) ہم لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں۔ (۴) ہم جھوٹ بولتے ہیں (۵) زنا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر ہم میں کون سی برائی ہے۔ گویا جن میں یہ باتیں نہ ہوں وہ سمجھتے ہیں ان میں کوئی عیب نہیں ہے اور لوگ یہ پانچ عیب شرعی قرار دیا کرتے ہیں۔ گویا اس سے زیادہ عیب نہیں۔ حالانکہ یہ لمبا سلسلہ چلتا ہے اور عیب سینکڑوں تک پہنچتے ہیں۔ اس وقت ان سب کا بیان کرنا مشکل ہے۔ وقت کے لحاظ سے بھی اور یوں بھی کہ بعض عیب انسان کے علم سے اوپر ہوتے ہیں اور ایسا انسان جسے سب عیوب کا علم تھا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات تھی۔ اور انسانوں کو عیوب کی اطلاع دی جاتی ہے مگر اس قدر علم کسی انسان کو نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے جس قدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔

ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ مگر لوگ ہم اسے گناہ نہیں کہتے۔ لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو۔ اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی حالت آتی ہے کہ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر اٹھ تجھے میری جان کی قسم کھانا کھالے۔ تو میں کھانا نہیں کھاتا۔ اور جب تک وہ نہیں کہتا کہ میری جان کی قسم کپڑا پہن تو میں نہیں پہنتا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کو خدا کہتا ہے کہ اپنی خاطر نہیں میرے لئے یہ کام کر۔ تو وہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب خدا کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ پس گناہوں کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان کی حالت کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اسی لئے صوفیاء کہتے ہیں کہ ابرار کے گناہ عوام کی نیکیاں ہوتی ہیں۔

اب میں موٹی موٹی تشریح بدیوں کی کرتا ہوں۔ اول وہ بدیاں جو ذاتی ہوتی ہیں یعنی جن کا اثر انسان کے اپنے نفس پر پڑتا ہے۔

۲۔ وہ بدیاں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں یعنی ان کا اثر انسان کے اپنے نفس پر ہی نہیں پڑتا بلکہ دوسروں پر بھی ان کا اثر ہوتا ہے۔

(۳) وہ بدیاں جو قومی ہوتی ہیں۔ یعنی قوم کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بدی ہوتی ہے۔

(۴) وہ بدیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں نیکیوں کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ذاتی نیکیاں جن کا اثر انسان کی اپنی ذات پر پڑتا ہے۔

(۲) وہ نیکیاں جو دوسروں سے بھی

باقی صہ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

اس وقت جب کہ حضور پرنور نے خواتین احمدیت سے خطاب فرمایا۔ مردانہ جلسہ گاہ میں اجلاس اول کی کارروائی سوا دس بجے تک جاری رہی۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی، قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب کی عالمانہ تقریریں ہوئیں۔ دوپہر کے وقفہ کے بعد حسب پروگرام نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں اور ساڑھے چار بجے سہ پہر کے قریب حضرت امام جماعت الثانی جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور حضور پرنور نے تلاوت قرآن کے بعد جو ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی اپنی پر معارف تقریر شروع فرمائی۔

ابتداء میں حضور نے قادیان سے نکلنے کے پس منظر پر کسی قدر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔۔۔۔۔ اس کے بعد قادیان سے باہر آنے کے متعلق مزید تفصیلات بیان کرنے سے قبل حضور نے تنظیم کے متعلق بعض نہایت اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور جماعت کو زیادہ سرگرمی اور استقلال اور قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا۔

دعوت الی اللہ کرنے والی جماعتوں کی ترقی اور تنظیم میں اچھے لٹریچر کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن شائع کیا گیا تھا لیکن احباب نے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے حالانکہ غیر ممالک کے باشندوں میں دعوت الی اللہ کا اس سے مؤثر طریق اور کیا ہو سکتا ہے۔ شام، شرق اردن وغیرہ ممالک کے اخبارات نے اس ترجمہ قرآن مجید پر نہایت شاندار ریویو شائع کئے ہیں اور یورپین مستشرقین میں اس کی اشاعت سے کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور ان میں سے کئی نے جماعت احمدیہ کی کامیاب کوشش کے خلاف بہت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے احباب کو انگریزی ترجمہ قرآن مجید خرید کر خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح (۔) کبیر کی نئی جلدوں کی اشاعت میں پہلے کی نسبت کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس کی پہلی جلد بعد میں ایسی نایاب ہوئی کہ خود غیر از جماعت نے سو سو روپے فی جلد خرید کر اس کا مطالعہ کیا آج کل آخری پارے کی آخری جلد لکھی جا رہی ہے دوستوں کو اس کی خریداری میں تساہل نہیں برتنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ بعد میں یہ تساہل مہنگا پڑے۔

الفضل کے متعلق تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ الفضل ایک جماعتی اخبار ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی خریداری بڑھائیں۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہاں باقاعدہ ایجنسیاں قائم کی جائیں اور اس طرح اس کی اشاعت کو وسیع کیا جائے۔

وقف زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا فی زمانہ سلسلہ کی اہم ضروریات میں سے ایک وقف زندگی کی تحریک ہے۔ بغیر وقف زندگی کے جماعت کے کام نہیں چل سکتے۔ اس لئے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اس طرح دین کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے سامان بہم پہنچائیں۔

اس موقعہ پر حضور انور نے بیرونی ممالک میں وقف زندگی کے فروغ کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ بیرونی ممالک کے نو احمدی نوجوانوں میں یہ تحریک بہت زور پکڑ رہی ہے۔ چنانچہ ان میں سے کئی نوجوانوں نے قبول حق کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کی ہیں۔

اس ضمن میں حضور نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ کی جدوجہد میں وسعت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ اگرچہ ہمیں یہاں ایک زبردست ابتلاء سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نعم البدل کے طور پر بیرونی ممالک میں ہماری دعوت الی اللہ کو بہت وسیع کر دیا ہے اس کے بعد حضور نے ہر ملک میں دعوت الی اللہ کی رفتار اور اس کے خوش کن نتائج پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضور نے تحریک فرمائی کہ احباب جماعت کو آئندہ مرکز میں بار بار آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بار بار آنے سے نہ صرف یہ کہ مرکز سے ان کا تعلق مضبوط ہو گا۔ بلکہ وہ ترقی کی سکیموں اور دیگر جماعتی سرگرمیوں سے پوری طرح باخبر رہیں گے۔ اور ان کا کثرت کے ساتھ یہاں آنا ان کے ایمان اور اخلاص میں ترقی کا باعث ہو گا اس مقام پر حضور نے ریلوے حکام کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ جب بھی آئیں حتی الوسع ریل کے ذریعے ہی سفر کریں۔ تاکہ ریل کی آمدن ایسی دکھائی جا سکے جس سے ربوہ سٹیشن ریلوے کے لئے ہر لحاظ سے نفع رساں ثابت ہو۔

ربوہ میں زمین خرید کر مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کو حضور نے تنبیہ فرمائی کہ ہم اس مقصد کو دینی تہذیب و تمدن اور معاشرت کا ایک مثالی نمونہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی چاہیئے۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت میں نقصان ہو۔ یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہو گا ہر بچے اور بچی کے لئے سکول میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنا ضروری ہو گا۔ اور ہر فرد بشر کے لئے دینی اخلاق کو اس درجہ اپنانا ضروری ہو گا کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے۔ نماز باجماعت کی پابندی داڑھی رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص ان چیزوں کی پابندی نہ کرے گا۔ اسے ربوہ میں رہنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۵۰ء ص۴)

محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

مدرسہ ہائی کے ساتھ جب تک مدرسہ احمدیہ رہا اس کی حالت بالکل ایک لاوارث چیز کی سی تھی۔ طالب علموں کے پاس پورے طور پر کمرے بھی نہ تھے۔ مدرسوں کے پاس اچھی کرسیاں تک نہ تھیں۔ بعض کلاسیں زمین پر چٹائیاں بچھا کر گذارا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ایسا بھی ہوا کہ نہ امتحان ہوا اور نہ کلاس بند ہوئی۔ بالکل لاوارثی کی سی حالت تھی۔ اس بیکسی کے زمانہ میں حضرت محمود مدرسہ احمدیہ کے لئے فرشتہ بن کر ظاہر ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ کی نظامت آپ کے سپرد ہوئی وہ مدرسہ احمدیہ جس کی ڈوبتی کشتی ایک دفعہ آپ پہلے بچا چکے تھے۔ اب آپ نے اسے اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے لیا۔

آپ کا وجود مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک مجسم رحمت تھا۔ آپ نے پست خیال طالب علموں کے اندر علو ہمتی پیدا کرنے کے لئے متعدد طریق اختیار فرمائے آپ نے حکماً طالب علموں کو زمین پر بیٹھ کر پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس سے پست خیالی پیدا ہوتی ہے۔ طالب علموں کو فن خطابت سکھانے کے لئے جلسوں اور لیکچروں کا انتظام فرمایا۔ ہر جمعرات کو نصف دن تعلیم ہوتی تھی اور باقی نصف وقت تعلیم خطابت۔

لڑکوں کے بورڈنگ ہاؤس کی صفائی کا خاص اہتمام ہونے لگا۔ ہر ماہ میں ایک دفعہ لازماً آپ خود وقتاً فوقتاً تقریریں فرماتے اور ان کو ابھارتے۔ مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کے لئے کھیلنے کے لئے کوئی الگ فیلڈ نہ تھی۔ آپ نے ان کے لئے فیلڈوں کا انتظام کیا تاکہ آئندہ بننے والے علماء صرف ملّا ہی نہ ہوں بلکہ ہر طرح چاق و چوبند ہوں۔ مدرسہ ہائی کے پاس ایک لائبریری تھی جس سے طالب علم فائدہ اٹھاتے تھے مگر مدرسہ احمدیہ کے پاس کوئی لائبریری نہ تھی۔ آپ نے اس ضرورت کو سخت محسوس کیا اور اپنی لائبریری سے قیمتی کتابوں کا ایک بڑا مجموعہ جس میں 'الہلال مصر' کے پرچے بھی تھے، مرحمت فرمایا اور مزید روپیہ بھی انجمن سے منظور کروایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے تھے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ بعض طالب علم مدرسہ میں کرتہ پہن کر آ جاتے تھے ایک دفعہ آپ نے ترجمہ میں ایک فقرہ دیا جو یہ تھا۔ مدرسہ میں بغیر کوٹ پہنے نہیں آنا چاہیئے اس فقرہ سے سب لڑکے سمجھ گئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ دوسرے دن لڑکے کوٹ پہن کر آ گئے۔

تربیت کا یہ ایک عجیب پہلو تھا۔ ایک دن سکول میں آپ دیر سے تشریف لائے۔ لڑکے باہم ہنسی مذاق کرنے لگے۔ اسی حالت میں آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے اس وقت تو کچھ نہ فرمایا۔ دوسرے دن اردو سے عربی کرنے کا جب کام دیا تو حسب ذیل فقرات اس میں درج تھے۔

(۱) ہنسی مذاق اچھی چیز نہیں۔
(۲) مگر کھیل کھیل کے وقت کھیلو۔
(۳) مدرسہ میں جب آؤ ایک دوسرے کا ادب کرو۔
(۴) دھکم دھکا مت ہو
(۵) کسی کے کندھے پر ہاتھ مت رکھو۔

لڑکوں نے عربی میں ترجمہ تو کیا مگر اس کے ساتھ ہی اپنی اصلاح کر لی۔ رات کو آپ لڑکوں کو سٹڈی کی حالت میں دیکھنے کے لئے تشریف لاتے الغرض مدرسہ احمدیہ آپ کی پوری توجہ سے بڑھتا چلا گیا اور سلسلہ میں جس قدر کام کرنے والے علماء آج نظر آتے ہیں وہ آپ کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

انگریزی گرامر اور ترجمہ

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب نے پنجاب سے ایم۔ اے اور بی ایڈ کیا اور انگلستان سے ڈپلومہ ان فونیٹکس اور انگلستان ہی سے ڈپلومہ ان جرنلزم۔ آپ ایک معروف استاد اور وقیع مضمون نگار اور مصنف ہیں اس وقت آپ کی جو کتاب پیش نظر ہے۔ وہ انگریزی گرامر اور ترجمہ سے متعلق ہے اور اس کا نام ہے "ماسٹر کی ٹو انگلش گرامر اینڈ ٹرانسلیشن"۔

جس شخص نے ایک خاصے لمبے عرصے تک انگریزی کی تعلیم دی ہو وہ اگر انگریزی کی گرامر اور ترجمے پر کتاب لکھے تو یقیناً اس میں نہ صرف اس کے علم کی جھلک ہو گی بلکہ اس کے تجربے کی بھی اور حقیقت یہ ہے کہ علم اپنی جگہ پر اہم سہی لیکن جب علم کے ساتھ تجربہ حاصل ہو جاتا ہے تو اسے سونے پر سہاگہ کہنے میں کوئی باک نہیں۔ اس کتاب کو دیکھ کر ہمیں یہی احساس ہوا کہ علم پر تجربے نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے اور ایک نہایت مفید کتاب تشکیل پا گئی ہے۔

آجکل انگریزی کے متعلق یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ پہلے کی نسبت توجہ بہت کم ہو گئی ہے اور ایک وقت تو ایسا بھی تھا کہ انگریزی کی طرف سے جان بوجھ کر توجہ ہٹائی جا رہی تھی۔ اگر توجہ بالکل ہٹا دی جاتی تو یقیناً اس کتاب کی ضرورت نہ رہتی لیکن اب جبکہ انگریزی کی طرف ایک دفعہ پھر توجہ پیدا ہو گئی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی اہم اور مفید کتاب ہر اس شخص کے پاس ہونی چاہیئے جو انگریزی کو صحیح طور پر بولنا اور لکھنا چاہتا ہے کیونکہ گرامر اور ترجمہ سے یہ دو باتیں نہایت آسانی کے ساتھ سیکھی جا سکتی ہیں۔

کتاب ملنے کا پتہ۔ راجہ پبلیکیشنز، ۱۰۲ اسٹیڈیم روڈ سرگودھا ہے لیکن اس پتے پر اگر کتاب نہ مل سکے تو مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کیا جائے۔

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان مکان ۲۶۳ I-9/1 اسلام آباد۔ کتاب بذریعہ وی پی ۴۸ روپے میں مل سکتی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے بارے میں پروفیسر صاحب نے جو کچھ دیباچے کے طور پر کہا ہے وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے آپ لکھتے ہیں۔

ہمارے ملک میں انگریزی کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر طلباء کی رہنمائی کے لئے انگریزی گرامر اور ٹرانسلیشن کی عمدہ کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود خاکسار نے محسوس کیا ہے کہ وطن عزیز کے طلباء اور انگریزی قواعد اور ترجمہ سیکھنے کے خواہش مند حضرات کی خدمت میں یہ کتاب پیش کروں جو اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے ان کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گی۔ دراصل اوّل اوّل سکول کی سطح پر ٹریننگ کالج سے بی ایڈ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اور پھر ایم اے انگریزی کر کے ایک لمبے عرصے تک اندرون اور بیرون ملک بشمول انگلستان و مشرق وسطی کالج کی سطح پر انگریزی کی تعلیم و تدریس کے نتیجے میں خاکسار کو انگریزی زبان کے بارے میں طلباء کے مسائل اور ضروریات کو جاننے اور ان پر غور و فکر کرنے کا خاطر خواہ موقعہ ملا۔ اور ان تجربات و مشاہدات کا نچوڑ میں انگریزی گرامر اور ٹرانسلیشن کی اس کتاب کی شکل میں پیش کر رہا ہوں اس کا بنیادی اور حقیقی مقصد یہ ہے کہ سکول اور کالج کی سطح پر جن طلباء اور دیگر حضرات کو جو کہ انگریزی سیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں یا بھاری بھر کم کتابیں اور قواعد پڑھنے اور یاد کرنے سے بچنا چاہتے ہیں ایسے عام فہم ہلکے پھلکے اور براہ راست طریقہ سے انگریزی گرامر و ترجمہ کے متعلق وہ باتیں سمجھا اور سکھا دی جائیں جو انگریزی سیکھنے کے لئے کلید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف وہی موضوعات اور تفصیلات درج کی گئی ہیں جن کا تعلق بنیادی، مفید مطلب اور مستقل حیثیت کے قواعد و اسباق سے ہے۔ اور جنہیں سیکھ لینے کے بعد (اللہ نے چاہا تو) آپ انگریزی زبان خصوصاً "پیپر بی" میں احساس کمزوری اور مشکل کے شاکی نہیں رہیں گے مجھے خوشی ہے کہ اندرون و بیرون ملک طلباء کی کثیر تعداد کو پڑھانے کے دوران میں نے یہ مواد اور طریق تدریس عملی طور پر کامیاب ہوتے دیکھا ہے۔ بالفاظ دیگر ایک عرصہ تک عملاً پڑھائے اور آزمائے ہوئے قواعد اور اسباق کو کتاب کی شکل دے دی گئی ہے۔ آخیر پر آپ کہتے ہیں:۔

خاکسار کی دلی دعا ہے کہ زیر نظر کتاب پڑھنے والے طلباء و دیگر حضرات کو خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو۔ کوئی صاحب میری اس مخلصانہ کاوش کے بارے میں اپنی قیمتی رائے یا مفید مشورہ سے خاکسار کو نواز سکیں تو بڑی عنایت ہو گی۔ اور آئندہ کے لئے یہ قیمتی آراء پورے شکریہ اور اہتمام کے ساتھ پیش نظر رکھی جائیں گی۔

یہ دیباچہ آپ نے دسمبر ۱۹۸۶ء میں تحریر کیا تھا۔ (ن۔ س)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

او آئی سی کانفرنس

اسلامی کانفرنس کی تنظیم او۔ آئی سی نے گذشتہ ہفتہ کے روز اسرائیل کے اس فیصلے کی مذمت کی کہ بارہ فلسطینیوں کو مغربی کنارہ اور غزہ پٹی سے ملک بدر کر دیا جائے۔ کانفرنس کے نمائندوں نے کہا ایسا کرنا عالمی قانون کی سخت خلاف ورزی ہے۔ اور اسی طرح یہ جنیوا کنونشن کی چوتھی شق کے بھی خلاف ہے۔ یہ بیان او آئی سی کے جدہ کے دفتر میں ایک سعودی پریس ایجنسی کو دیا گیا اس میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سے اپیل کی ہے اور اسی طرح عالمی برادری سے بھی خاص طور پر جو مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کی کوششوں کے شریک کار ہیں۔ کہ وہ اس معاملے میں دخل اندازی کر کے ان بارہ افراد کی ملک بدری کا فیصلہ تبدیل کروائیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر اسرائیل نے اپنے فیصلے کو تبدیل نہ کیا تو مشرق وسطیٰ امن کانفرنس پر بہت برا اثر پڑے گا۔ یہ فیصلہ اسرائیل نے ایسے وقت میں کیا ہے جب کہ عرب نمائندے واشنگٹن جانے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ اس فیصلے کی بناء پر عرب نمائندوں نے مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کے لئے واشنگٹن جانا ملتوی کر دیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں ایسی کارروائی سے اسرائیل کا مطلب یہ ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں کسی قسم کے امن کا خواہاں نہیں ہے۔

کینیا میں جمہوریت

کینیا کے صدر مملکت ڈانیل ارپ موئی DANIEL ARAP MOI نے خاصی شدت کے ساتھ یک جماعتی حکومت کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کو مختلف پارٹیوں پر تشدد بھی کرنا پڑا لیکن وہ کسی طرح بھی دبتی نظر نہیں آتی تھیں۔ جمہوریت کا تقاضا جاری رہا۔ اور اب حکومت کو کثیر الجماعتی عام انتخابات کروانے پر مجبور کر دیا گیا ہے یہ کثیر الجماعتی انتخابات گذشتہ ۲۲ سال کے عرصے میں پہلی بار کروائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا کروانے کے لئے صدر مملکت نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے۔ اور اس بات کی تیاری شروع کر دی گئی ہے کہ کثیر الجماعتی انتخابات کروائے جائیں۔ صدر مملکت بذات خود تو اس سلسلے میں کوئی فیصلہ دینے کے لئے تیار نہیں تھے لیکن ان کی پارٹی جو کینیا افریقن نیشنل یونین کے نام سے جانی جاتی ہے نے خود انہیں اس بات کا اختیار دے دیا کہ وہ یک جماعتی حکومت کے بدلے کثیر الجماعتی انتخابات کروائیں۔ کہتے ہیں کہ کثیر الجماعتی انتخابات کے لئے بیرونی ممالک جو کینیا کو قرضہ دیتے ہیں نے بھی خاصا دباؤ ڈالا ہے۔ چنانچہ اقتصادی حالات کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے یہ سیاسی اقدام اٹھایا گیا ہے۔ تمام وہ ممالک جو تیسرے ممالک کو قرضہ دیتے ہیں ان کا پہلا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہاں انسانی حقوق کا لحاظ رکھا جائے اور جمہوریت کو قائم کیا جائے۔ اگر کوئی ملک ایسا کرنے سے انکار کرے یا ایسا دکھائی دے کہ وہ نہیں کر رہا تو قرضوں پر خاصا اثر پڑ سکتا ہے۔ گذشتہ ماہ کینیا کی پارلیمنٹ نے ۱۹۸۲ء کی دستوری ترمیم جس سے یک جماعتی حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا کو منسوخ کر دیا۔

اپنے دین کی حفاظت کرو

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خدا۔ کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو پسند کرتا ہے اس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اس کی جو خواہش ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اب میں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا وہ کہہ چکا۔ تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔" (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محمد جہانگیر عالم

تصوّرِ پاکستان اور مولانا محمد علی جوہر

مولانا محمد علی جوہر نے برصغیر پاک وہند کی سیاسی تاریخ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ نے نہ صرف مسلمانوں کو سیاسی طور پر بیدار کیا۔ بلکہ ان کے اندر سیاسی شعور بھی پیدا کیا۔ کہ وہ اپنے حقوق اور مفادات کے تحفظ اور نگہداشت کے لئے سیاسی جمود کو ختم کر کے عملی سیاست کے طریق کار کو اختیار کریں۔

مولانا محمد علی جوہر کی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سیّد معین الحق نے بالکل درست کہا ہے کہ

"مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ میں انہیں نمایاں حیثیت حاصل ہے ۱۹۱۰ء میں جب انہوں نے میدانِ سیاست میں قدم رکھا تو مسلمان ابھی وفد بھیجنے اور احتجاج کرنے سے آگے نہیں بڑھے تھے۔ لیکن جب انہوں نے وفات پائی تو ہندو اور انگریز دونوں ان کو ایک سیاسی طاقت تسلیم کرتے تھے۔ ان کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کیا اور انہیں اس جنگ کے لئے تیار کیا جو دو محاذوں پر لڑی جانے والی تھی۔ جب کہ دوسرے مسلمان رہنما اتنے قوی دل بھی نہ تھے کہ ہندو اور انگریز سے آزاد ہو کر اپنی پالیسی مرتب کر سکیں۔ انہوں نے مسلم قوم کی وکالت اور اس کی بقاء کی خاطر تمام مصائب کے مقابلہ میں اپنے آپ کو سینہ سپر رکھا۔

(ہسٹری آف فریڈم موومنٹ جلد سوم ص ۱۷۴)

تصوّرِ پاکستان

تصوّرِ پاکستان اگرچہ واضح طور پر اور حالات کے سیاق و سباق میں علامہ اقبال نے دسمبر ۱۹۳۰ء میں اپنے خطبہ الہ آباد میں پیش کیا تھا۔ لیکن آپ سے پہلے کئی مسلم اکابرین نے برصغیر پاک وہند کی تقسیم کی تجویز پیش کی تھی۔ اور مسلمانوں کے لئے جُداگانہ مملکت کے قیام کی بات کی تھی۔ مولانا محمد علی جوہر نے بھی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں اور ہندوؤں میں تقسیم کے خیال کا اظہار کیا تھا۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نے ہندو مسلم مسئلہ پر علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر ہندو مسلم مسئلہ طے نہ ہُوا تو ہندوستان ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا میں تقسیم ہو جائے گا"

(شاہراہ پاکستان ص ۸۸۱)

مولانا محمد علی جوہر اپنی زندگی کے آخری ایّام میں اس بات پر پوری طرح متفق ہو گئے تھے۔ کہ برصغیر پاک و ہند کے سیاسی مسائل کا صحیح حل یہی ہے کہ

"جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی اپنی حکومت ہونی چاہیئے۔"

جیسا کہ آپ نے اپنے ایک خط مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۰ء لارڈ چانسلر سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

"دس منٹ ہی میں میں نے اپنا مطلب ادا کر دیا اور کہہ دیا کہ سارے ہندوستان میں ہندو مسلم (مسئلہ) ایک ہے قومی ہے اور تاریخی ہے۔ صوبہ وار نہیں ہے۔ صرف ایک ہی اصول پر ہر جگہ طے ہو گا۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ جہاں ہندو اکثریت ہو وہاں پوری قوت ہنود کو دو۔ مگر مسلمانوں کو تسمہ لگا رہنے دو۔ لیکن جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو پوری قوت مسلمانوں کو دو اور تسمہ) ہنود کے لئے اسی طرح لگا رہنے دو۔ یعنی

(POWER OF MAJORITY)

خواہ ۵ یا ۶ کی یا ۵۰، ۵۵ کی ہے۔ اور

(PROTECTION OF MINORITY)

خواہ ۵۵ کی ہو یا ۴۵ کی ہو"

(مولانا محمد علی جوہر کے یورپ کے سفر۔ مرتبہ پروفیسر محمد سرور ص ۲۴۳)

آخری لمحے اور وصیّتیں

مولانا محمد علی جوہر کے دوست حافظ ہدایت حسین بیرسٹر کانپور مولانا محمد علی جوہر کے بارے میں اپنے ایک مضمون "آخری لمحے اور وصیّتیں" میں لکھتے ہیں۔

"وفات کے چند روز پہلے وہ صاحب فراموش ہو گئے تھے۔ میں انہیں دیکھنے جب مجھے فرصت مل جاتی تھی برابر جاتا تھا۔ بعض مرتبہ روز۔ بعض مرتبہ دوسرے تیسرے روز۔ اپنی وفات سے کچھ ہی قبل ایک نہایت معرکتہ الآرا مضمون مسلم مطالبات پر انہوں نے لکھوا کر پرائم منسٹر کو بھیجا جو ممبران راؤنڈ ٹیبل کانفرنس" کو بھی بھیجا گیا۔ جس روز ان کا انتقال ہُوا اس دن میں ان کو دیکھنے گیا تھا۔ مجھ کو انہوں نے یٰسین شریف کی تلاوت کرنے کو کہا۔ اور اس کے بعد آخری وصیّت مسلم مطالبات کے متعلق انہوں نے یہ کی کہ ہندوستان میں پانچ صوبے مسلمانوں کی اکثریت والے قائم کرنے میں بجان و دل کوشش کرنا"

(مولانا محمد علی جوہر کی ذاتی ڈائری مرتبہ مولانا عبدالماجد دریابادی)

اُوپر مسلم مطالبات کے متعلق جس مضمون کا ذکر ہے وہ مولانا محمد علی جوہر کا ایک طویل خط ہے۔ جو انہوں نے اپنی موت سے ایک دن پہلے برطانوی وزیر اعظم کو لکھا تھا۔ اس خط کے آخری حصّہ کے مندرجہ ذیل اقتباس کا مطالعہ بھی کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

— حقیقی مسئلہ جو ہمارے سامنے ہے وہ مسلمانوں کو ایسے صوبوں میں جن میں کہ وہ اکثریت میں ہیں۔ خواہ معمولی اکثریت میں یا بھاری اکثریت میں۔

— مکمل اختیارات تفویض کرنے کا ہے اس سلسلہ میں ہندو فرقے سے قطعی واجب اور مناسب سلوک کے پیش نظر بعینہ انہیں بھی مسلم اکثریتی صوبوں میں تحفظات ضروری ہیں۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ دراصل یہ ہے کہ کسی صوبے میں جو فرقہ اکثریت میں ہو۔ خواہ قلیل اکثریت میں خواہ بھاری اکثریت میں اسے اقتدار سونپا جائے اور اس فرقہ کو دوسرے اکثریتی فرقہ کے صوبے میں خواہ کتنا ہی چھوٹا اور کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو تحفظات دیئے جائیں۔ صرف پانچ چار صوبے ایسے ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو ہو بہو وہی اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ جو ہندوؤں کو دوسرے تمام صوبوں میں حاصل ہوں گے۔ اور ہندوؤں کو جہاں بھی اقلیت کی حیثیت میں ہیں تحفظات حاصل ہونے چاہئیں۔ جن کا مسلمان مطالبہ کرتے ہیں۔"

(پاکستان منزل بہ منزل" از شریف الدین پیرزادہ ص ۱۴۷/۱۴۸)

نمایاں حصّہ

برصغیر پاک وہند کی جدوجہد آزادی میں مولانا محمد علی جوہر کا بڑا نمایاں حصّہ ہے آپ نے ملک کو آزاد کرانے کے لیئے ہندوؤں سے بھرپور تعاون کیا۔ لیکن جب ہندو ذہنیت آپ پر واضح ہو گئی۔ کہ وہ انگریز کی سرپرستی میں ملک میں رام راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلم حکومت کے قیام کے سلسلہ میں کوشش کرنی شروع کیں شدید علالت کے باوجود مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کی خاطر لندن کا سفر کیا اور وہاں بستر مرگ پر آزادی کی جنگ لڑتے ہوئے اپنی

باقی ص ۷ پر

بقیہ: ص ۳ سے آگے

تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی جن کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔

(۳) قومی نیکیاں جو بحیثیت قوم نیکیاں سمجھی جاتی ہیں۔

(۴) وہ نیکیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اب میں ان بدیوں کو بیان کرتا ہوں جو ذاتی بدیاں ہیں اور ان موٹی موٹی بدیوں کی لسٹ دیتا ہوں تاکہ ان کے ذہن میں آنے سے ان سے بچنے کی طاقت پیدا ہو۔

(۱) تکبّر۔ یعنی اپنے نفس میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ کسی اور پر ظاہر کئے بغیر ایک شخص اپنے نفس میں سمجھتا ہے کہ میں بڑا آدمی ہوں تو یہ بات اس کے نفس کو طہارت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

(۲) سفلہ پن۔ بازاروں میں آوارہ طور پر پھرنا اور بیٹھنا اور ذلیل پیشے اختیار کرنا یہ بھی نفس کی بدی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بھی اعلیٰ ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کوئی اپنی حالت اور یہ پیشہ نہ بدلے۔

(۳) جلد بازی۔ کسی کام کو بے سوچے سمجھے جلدی میں اختیار کر لینا اسکا نقصان بھی اختیار کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔

(۴) بدظنی۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایسا ہے، ویسا ہے خواہ اس خیال کو اس پر کبھی ظاہر نہ کرے۔ حتیٰ کہ مر جائے۔ مگر پھر بھی یہ گناہ ہے۔

(۵) ناجائز محبت۔ خواہ دل ہی میں رکھے۔ اور کسی کو نہ بتائے۔ تو یہ بھی بدی ہے۔

(۶) کینہ۔ یعنی دل میں یہ خیال رکھنا کہ فلاں کو نقصان پہنچاؤں گا۔ چاہے عملاً کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت مکرم وحید احمد صاحب اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ دسمبر ۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "عبید احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم میر ظہور الدین صاحب اور محترمہ ناصرہ محمود صاحبہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ دسمبر ۹۱ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "زہرہ کنول" عطا فرمایا ہے۔

○ محترمہ قانتہ فائزہ اہلیہ مکرم رانا برکات احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے

○ مکرم رانا شفیق احمد صاحب ابن مکرم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جنوری ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اسی طرح مکرم رانا توصیف احمد صاحب ابن مکرم رانا منیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور ان کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے

درخواست دعا

مکرم منصور احمد صاحب تاثیر دارالرحمت وسطی کے دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ ٹاؤن شپ کا ایک اجلاس ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہوا۔ اور متفقہ رائے سے ذیل کی قرارداد پیش ہو کر پاس ہوئی۔

"مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کا یہ اجلاس مکرم و محترم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور کی ناگہانی وفات پر اپنے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب کے درجات بلند کرے۔ محترم ملک صاحب سلسلہ کے ایک مخلص خادم مستعد اور فعال کارکن، داعی الی اللہ، مخیر ہستی اور دردمند دل رکھنے والے بزرگ تھے۔ دین کی مالی و جانی نصرت میں سابقون الاولون میں سے تھے۔

جماعت احمدیہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور خاص طور پر ان کے لئے دعا گو ہے کہ انہوں نے حلقہ کی دارالحمد کی تعمیر کے سلسلہ میں نہ صرف خود چندہ بڑھ چڑھ کر دیا اور اپنے بچوں سے دلوایا بلکہ گھر گھر پھر کر احباب سے اس کار خیر کے لئے چندہ جمع کرنے میں گرانقدر امداد دی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں اور بچیوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلائے اور ان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔"

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ
حلقہ ٹاؤن شپ لاہور)

نفس کا محاسبہ کرتے رہو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ الٰہی حدبندیوں کو نگاہ رکھو اور ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۳۹)

بقیہ: ص۱ سے آگے

ذمہ داری سے تعلق ہے۔ ان معنوں میں اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ یہ آپ کے دلوں کی آرزو بن جائے۔ آپ کے خوابوں کی تعبیر بن جائے۔ اور قادیان میں وایسی حقیقی فتح کے رنگ میں ظاہر ہو۔ حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ ہم جب یہاں آئے تو یہاں کے مکینوں نے بڑی وسعتِ قلبی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور آوازیں دیں کہ "آپ یہاں ہی آجائیں اور یہیں بس جائیں" یہ تو ان کا حسنِ اخلاق ہے لیکن درحقیقت یہ وہ آواز نہیں جو احمدیت کو دوبارہ یہاں لائے۔ بلکہ وہ آواز اسے واپس لائے گی جو اُن کی طرف سے آمنّا و صدّقنا کے رنگ میں اٹھے گی۔

اس مضمون کو مزید بیان فرمانے کے بعد حضور انور نے درویشان قادیان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے وہ قربانی کرنے والے بھائی جنہوں نے لمبا عرصہ یہاں اس امانت کی حفاظت کی۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہر احمدی ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا اُن کا خیال رکھنے میں ہم سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ آئندہ ان کی بہبود اور دنیا و آخرت کے اجر کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ان کے بارہ میں میرے ذہن میں بعض منصوبے ہیں جن پر ہمارے یہاں سے جانے سے پہلے غور ہوگا۔ (اللہ نے چاہا تو) ان کے حالات تبدیل ہوں گے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ؎

ہے رشک ایک خلق کو جوہر کی موت پر
یہ اسکی دین ہے جسے پروردگار دے

(ہفت روزہ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۲ء)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۰۱ میں عبدالاعلیٰ نجم الثاقب ولد عبدالودود طارق قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال ۳ ۷ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۱ باب الابواب ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) کلائی گھڑی مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ (۲) مبلغ ۱۸۰۰/- روپے بصورت بانڈز میرا اوسط خرچ مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار از رقم بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالاعلیٰ نجم الثاقب ۱۶/۱ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ راجہ محمد اکبر وصیت نمبر ۲۵۶۵۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالسلام وصیت نمبر ۱۲۵۰۳۔

مسل نمبر ۲۸۳۰۲ میں صفیہ بیگم زوجہ فضل الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۲ محلہ باب الابواب ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۳۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے (۳) پرانی سلائی مشین مالیتی ۳۰۰/- روپے کل جائیداد ۳۹۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صفیہ بیگم زوجہ فضل الدین ۱۶/۲ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ فضل الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ حفیظ احمد خالد پسر موصیہ۔

بدی کو ابتداء میں ہی چھوڑ دو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) فرماتے ہیں:۔

"تم کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ گناہ شروع میں بہت چھوٹا ہے اور آخر میں بہت بڑا ہو جاتا ہے جیسے بڑ کا بیج دیکھنے میں کتنا چھوٹا ہے لیکن پھر بعض جڑیں ایک ایک میل تک چلی گئی ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو اور بدی کو اس کے ابتداء میں چھوڑ دو۔" (خطبات نور جلد دوم صفحہ ۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ امریکی حکومت نے امریکہ کے سینیٹر مسٹر پریسلر کے ان بیانات سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں پاکستان میں دیئے تھے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے واشنگٹن میں کہا ہے کہ یہ بیانات ان کی ذاتی رائے ہیں یہ سرکاری پالیسی کی عکاسی نہیں کرتے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ملک کی کوئی خارجہ پالیسی ہوتی تو امریکی سینیٹر پریسلر کو ایسی باتیں کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ انہوں نے کہا غلط باتوں کا ردّعمل برا ہوتا ہے۔ میں نے ہمیشہ ایٹمی مسئلے پر سوچ سمجھ کر بات کی ہے جبکہ ہمارے مخالف ایٹمی دھماکے کرنے کے دعوے کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وسط ایشیا کی ریاستوں سے تعلقات مستحکم بنانے کے لئے ہمیں ایک کمیشن بنانا چاہیئے۔ ایم کیو ایم سے مذاکرات کی خبروں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ محض افواہیں ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ وزیر اعظم ایم کیو ایم کی ملاقات سے کتراتے رہے ہیں۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے سندھ میں تبدیلیوں یا صدر راج کے قیام کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے فیصلوں کا اختیار وزیر اعلیٰ کو دے دیا ہے۔ صدر سندھ کے لیڈر پیر صاحب پگارا کے گھر بھی گئے اور ان سے ان کے بھائی کے انتقال پر تعزیت کی۔

○ وزیر اعظم فرانس کے پانچ روزہ دورے پر پیرس پہنچے تو فرانسیسی روایت کے مطابق وزیر دفاع نے ان کا استقبال کیا اور ان کو ہوائی اڈے پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ بعد ازاں وزیر اعظم نے فرانس کے وزیر اعظم سے گفتگو کی۔

○ جاپان کے بین الاقوامی تجارتی نظام کا ۶۰ رکنی وفد اگلے ماہ پاکستان آرہا ہے۔ یہ وفد پاکستان سے تجارتی تعاون اور سمجھوتوں پر بات کرے گا۔ یہ پہلی بار ہے کہ جاپان سے تاجروں اور صنعتکاروں کا اتنا بڑا وفد پاکستان آرہا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ نج کاری کے خلاف مہم چلانے والوں کو صنعتی

یونٹ خریدنے کے لئے بولی کے لئے نا اہل قرار دے دیا جائے۔

○ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی سینیٹر کے ذاتی دورے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بج سکتی۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم نے پیپلز پارٹی سے معاہدہ کیا تو قتل عام ہوا۔ اور نواز شریف سے معاہدہ ہوا تو نظر انداز کر دیئے گئے۔

○ افغان مجاہدین کے لیڈر حکمت یار نے کہا ہے کہ ظاہر شاہ کو افغانستان پر مسلط کرنے والے کمیونسٹوں کے انجام سے سبق سیکھیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کا جوہری پروگرام اب ایک مسلمہ حقیقت بن چکا ہے۔ جنوبی اور وسطی ایشیا میں عسکری حکمت عملی کے پیش نظر خصوصاً مسلح فوجی اتحاد کے بارے میں امریکہ کو تشویش لاحق ہے۔

○ افغانستان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مختلف قبائل سے پاکستان نے رابطہ کر لیا ہے۔ چالیس قبائل کے دو دو نمائندوں کا اسلام آباد میں اجلاس ہوا۔ افغانستان کے کمانڈروں کی کونسل نے بھی ظاہر شاہ کی واپسی کی خبروں پر غور کرنے کے لئے تمام ارکان کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ اقتصادی امور کے وزیر مملکت سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ امریکی سینیٹر پریسلر کو "پاگل آدمی" قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں واشنگٹن سے بریفنگ دے کر بھجوایا گیا ہے۔

بچوں کے کامیاب علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

امریکی سینیٹر نے دہلی اور اسلام آباد میں جو کچھ کہا وہ ہمارے لئے ایک پیغام ہے۔ اس پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق سے سندھی لیڈر جی ایم سید نے جو ملاقات کی ہے وہ سندھی لیڈر کے لئے پریشانی بن گئی ہے کیونکہ اس ملاقات کے بعد بعض سندھ کے لیڈروں نے استعفے دینے شروع کر دیئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کے پہلے دن تاریخ میں پہلی بار اسرائیل اور فلسطینیوں میں علیحدہ علیحدہ مذاکرات ہوئے۔ فلسطینیوں نے کہا ہے کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کا انخلاء اگرچہ فلسطینیوں کا مطالبہ ہے لیکن یہ بات مذاکرات کے لئے کوئی پیشگی شرط نہیں ہے۔ ادھر اسرائیل میں اس ملاقات کی خبر کے بعد یہ خبریں پھیلی ہیں کہ فلسطینیوں کو کسی قسم کی داخلی خود مختاری دینے کے سوال پر بات ہو رہی ہے۔ اس پر حکومت کی حامی دو انتہا پسند پارٹیوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر یہ خبریں درست ہیں تو وہ حکومت سے الگ ہو جائیں گے۔

○ الجزائر میں حکومت کا نظام چلانے کے لئے ایک ۵ رکنی سٹیٹ کونسل تشکیل دی گئی ہے اس میں وزیر اعظم احمد الغزالی شامل نہیں ہیں۔ الجزائر میں حالات بدستور کشیدہ ہیں سڑکوں پر فوج اور ٹینک گشت کر رہے ہیں۔

○ فرانس نے الجزائر میں جمہوری عمل معطل کرنے اور انتخابات کا دوسرا مرحلہ منسوخ کرنے کے اقدام کی مذمت کی ہے۔

○ یورپی برادری نے یوگوسلاویہ کی ریاست سلووینیا کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یورپی برادری نے کہا ہے کہ سلووینیا نے آزادی کی شرائط پوری کر دی ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی امن فوج کا ہراول دستہ جو ۵۰ افراد پر مشتمل ہے۔ یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد میں پہنچ گیا ہے۔ پندرہویں جنگ بندی پر پوری طرح عمل جاری رہا تو اقوام متحدہ کی امن فوج کے دس ہزار فوجی بھجوائے جائیں گے۔

○ جمہوریہ رشیا کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ وہ نہ تو مستعفی ہوں گے اور نہ ہی حکومت تبدیل کی جائے گی۔ وہ جمہوریہ روس کی پارلیمنٹ کے سپیکر کی طرف سے استعفیٰ دینے کے مطالبہ پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے روس کی الگ کرنسی کی افواہوں کی بھی تردید کی۔

○ روسی ریاست آذربائیجان کی فوجوں نے نگورنو کاراباخ کے علاقے کا محاصرہ کر لیا ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس جوہری بم موجود ہے انہوں نے مزید کہا کہ سابق سوویت یونین میں ایسے بددیانت لوگ موجود ہیں جو امریکہ اور جرمنی کے دشمن ممالک کو اسلحہ فروخت کر سکتے ہیں۔

○ یوگوسلاویہ میں اقوام متحدہ کے مبصرین کے ذریعے ۲۰۰ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ علامتی طور پر ایک جنگی قیدی کو رہا کیا گیا ہے۔

○ انڈونیشیا کے شمالی جزیرے سلاویسی میں زلزلہ آیا ہے تاہم فوری طور پر کسی نقصان کی خبر نہیں ملی۔

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ
خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶